

دنوی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا۔ اور انہیں دینِ مبین کی بنیادی اقدار سے بھی پوری طرح متعارف کرایا جائے گا۔ اور دنیا میں دنیا کے طور پر زندہ رہنے کا اسلامی قرینہ سیکھایا جائے گا۔

لوگ پیاسے ہیں وہ صبحِ دین کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جعلی نبوت کا کاروبار چلانے والے لوگوں کی اسی بے عملی کا فائدہ اٹھا کر ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں چونکہ صبحِ دین کا انہیں پتہ نہیں ہوتا اس لئے ان کے سامنے جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے وہ انہیں قبول کر لیتے ہیں۔ یہ بڑا ہی نازک دور ہے۔ اس میں ان لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں جو حضرت شاہِ جی کے نائبین ہیں اور دینِ اسلام کی شمع کو فروزاں رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ کیا ہم سب اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیے:

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میرے بات



وہ ایک مومن جو لطفِ احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا

فضا کے سینے پہ خونی کر گس کے تیز بجنے بجھ رہے ہیں
چراغِ علم و عمل کی لو سے دھوئیں کے باذل ابل رہے ہیں
کہ آج احرار کا نگہاں جو تحتِ علی پہ تھا فروزاں
حیاتِ فانی سے ہو کے گریاں سدھارا سوئے جہانِ یزداں
وہ ایک عالم جسے جہاں نے خراجِ تمغیں ادا کیا تھا
وہ ایک مومن جو لطفِ احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا
وہ ایک رہبر کی جس کی نظروں میں ساری دنیا تھی کوزہٴ گل
وہ اک معلم کہ جس کے صدقے میں رہ نوردوں نے پائی منزل
وہ اک مفسرِ دلوں سے جس نے نکالے شہادتِ نودیدا
وہ اک مقرر کہ جس کے طرزِ بیاں میں شعلوں کا سوز پیدا
اسی چراغِ سربہ پہلو کے غم میں عالم یہ رو رہا ہے
مگر وہ بادِ قضا سے بھج کر زمین کے پہلو میں سو رہا ہے۔
(فانی مراد آبادی)